

تمام انسان اپنی اپنی سعادت کے نظریات رکھتے ہیں۔ یہ نظریات اکثر ان باتوں کے بالکل برعکس ہوتے ہیں جو ہمارے نجات دہندہ نے اپنے پہاڑی و عظمیٰ میں بیان فرمائی تھیں۔ وہ ان لوگوں کو مبارک سمجھتے ہیں جو صحت میں مضبوط ہوں، دولت میں فراوان ہوں، شہرت میں ممتاز ہوں، حکم دینے کا اختیار رکھتے ہوں، طاقت کا استعمال کرتے ہوں—وہ لوگ جو اپنے ہم جنسوں کی نظروں میں نمایاں ہوں۔ مگر خدا کے کلام میں ایسے لوگوں کو مبارک نہیں کہا گیا بلکہ اکثر عاجز روحوں کو، جنہیں دیکھ کر حسد کے بجائے ترس آتا ہے، اُن نعمتوں پر مبارکباد دی گئی ہے جن کے وہ وارث ہیں اور جنہیں وہ جلد ہی حاصل کریں گے۔

توبہ کرنے والے کے لیے معافی کی آواز سے زیادہ خوشگوار کوئی اور آواز نہیں ہو سکتی۔ خدا، جو جھوٹ نہیں بول سکتا—جو غلطی نہیں کر سکتا—ہمیں بتاتا ہے کہ مبارک ہونے کا مطلب کیا ہے۔ یہاں وہ فرماتا ہے، "مبارک ہے وہ جس کی خطا معاف کی گئی؛ جس کا گناہ ڈھانپ دیا گیا۔" یہ ایک الہامی بات ہے جس پر کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ معاف شدہ گناہ جمع شدہ دولت سے بہتر ہے۔ گناہوں کی معافی دنیاوی خوشحالی کی چمک دمک سے بے حد زیادہ قیمتی ہے۔

مخلوق کی خواہشات اور زمینی آرزوؤں کا لطف عارضی ہے—ایک سایہ اور فریب۔ لیکن راستباز کے مبارک ہونے کی حالت، اُس انسان کی مبارکی جسے خدا راست بازی عطا فرماتا ہے، ٹھوس اور حقیقی ہے۔ ہم اپنے دلوں میں اکثر کہتے ہیں، "کاش آدم کبھی نہ گرتا، کیونکہ مبارک وہ شخص ہوگا جس نے کبھی گناہ نہ کیا ہو!" اگر کوئی شخص کامل زندگی گزار سکتا جو خدا کی طرف سے تعریف کے لائق ہو، تو یقیناً اس کے ارد گرد مبارکی کی روشنی چمکتی۔

زمین اس کے قدموں کے نیچے شگفتہ ہو جاتی۔ اس کی سانسوں میں ہوا خوشبو مہکاتی، اور اس کے کان پرندوں کے شیریں نغمے سننے سے لطف اندوز ہوتے—"خوشی خوشی آسمان کے نیچے رہتے ہوئے زندگی بسر کرتا، لیکن وہیں اپنا گھر سمجھتا۔" ایسا انسان پوری زندگی میں روشنی کی کرنیں پاتا اور خوشی کی لرزش سے اس کا دل امن و سکون سے بھر جاتا۔ پہاڑ اور ٹیلے گانے لگتے اور کھیتوں کے تمام درخت خوشی سے تالیاں بجاتے، اس کی خوشی میں اضافہ کرتے۔

لیکن ہمارا پاک زبور نویس ایسی خیالی مبارکی کا گیت نہیں گاتا، کیونکہ اگرچہ یہ سچ ہے، گناہ میں گرے ہوئے ہم انسانوں کو ایسی خوشیوں کا بتانا مذاق کے مترادف ہوگا۔ ہمارا آزمانے کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ ہم فانی نسل کے لوگ بہت عرصہ پہلے آزمائے گئے، پرکھے گئے

اور مجرم قرار دیے گئے۔ اب ہمارے لیے بے عیب معصومیت کی مبارکی حاصل کرنا ممکن نہیں۔ اور پھر بھی، خدا کا شکر ہے، مبارکی ہم گنہگاروں کے لیے اب بھی ممکن ہے۔

ہم خدا کی ہمیشہ مبارک آواز سن سکتے ہیں جو ہمیں مبارک قرار دیتی ہے۔ اس کی رحمت ہمیں وہ عطا کر سکتی ہے جو ہماری خوبی کبھی حاصل نہ کر سکتی، کیونکہ ایسا لکھا ہے، "مبارک ہے وہ جس کی خطا معاف کی گئی؛ جس کا گناہ ڈھانپ دیا گیا۔" خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اس مبارکی میں حصہ لے اور پورے یقین کے ساتھ اس میں خوش ہو۔

اب میں آپ سے کچھ بہت سادہ مشاہدات پیش کرتا ہوں، لیکن اگر وہ ہم پر سچائی کے ساتھ اثر کریں اور ہم انہیں زندہ ایمان کے ساتھ تھام لیں، تو یہ ہمارے لیے ان کے عام نظر آنے کے باوجود خوشگوار ہوں گے۔

- واضح طور پر خدا کے ساتھ مغفرت ہے—خطا معاف کی جا سکتی ہے۔1 یہاں یہ بات نہ تو خیالی ہے اور نہ شاعرانہ خواب۔ یہ ایک ممکنہ یا فرضی صورت حال نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے جو واقع ہوتی ہے اور ان خوش نصیبوں کے لیے راحت کا باعث ہے جنہوں نے اس کی مٹھاس کو محسوس کیا اور اس کی عجیب سعادت کا تجربہ کیا—"مبارک" ہے وہ جس کی خطا معاف کی گئی۔

ان الفاظ کو پوری گہرائی کے ساتھ قبول کریں، کیونکہ اگرچہ ہمارے عقائد، ہمارے مذہبی اصولوں اور روزمرہ مذہبی گفتگو میں ان کی تعلیم دی گئی ہے، گناہوں کی معافی پر یقین اکثر معمولی یا نظری طور پر لیا جاتا ہے۔ لیکن یہ کتاب مقدس کا بنیادی سچ ہے اور ایک ایسی حقیقت ہے جو ہر توبہ کرنے والے گناہگار کو متاثر کرتی ہے۔

جب گناہ کا احساس اور اس کا بوجھ دل پر شدید ہو جاتا ہے، اور جب زخم بدبو دینے لگتا ہے اور خراب ہو جاتا ہے، جیسا کہ زبور نویس نے فرمایا، تو معافی کے امکان پر شک کرنا عام ہو جاتا ہے، یا کم از کم اپنی معافی پر۔ جب گناہ کے بارے میں گہرا شعور پیدا ہوتا ہے اور اپنی خطاؤں کی شدت کو محسوس کرتے ہیں، تو یہ حقیقت ایک دھند یا کہر میں چھپ جاتی ہے جو اس تعلیم کی روشنی کو ہماری نظروں سے اوجھل کر دیتی ہے۔ ہم سوچتے ہیں کہ باقی تمام لوگوں کے گناہ قابلِ معافی ہیں، سوائے ہمارے۔ ہم بے ایمانوں، چوروں، شرابیوں، حتیٰ کہ قاتلوں کے گناہ معاف ہونے پر یقین کر سکتے ہیں، لیکن ہمارے اپنے گناہ کسی خاص شدت کے حامل دکھائی دیتے ہیں جو توبہ کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑتے اور معافی کے وعدے سے خالی نظر آتے ہیں۔ ہم اپنے خلاف تلخ باتیں لکھتے ہیں، اپنے ہی جج اور جلا د بن جاتے

ہیں اور اپنے آپ کو سزا دینے پر آمادہ نظر آتے ہیں۔ اپنی پریشانی میں ہم اپنی خطا کے معاف ہونے پر شک کرنے لگتے ہیں۔

اور میرے عزیزو، مجھے یقین نہیں کہ ہم میں سے جو مسیح میں محفوظ ہیں، وہ کبھی کبھار اس عظیم حقیقت کے بارے میں شکوک میں مبتلا نہ ہوں۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں مسیح میں نجات یافتہ ہوں، لیکن بعض اوقات جب میں اپنی زندگی پر نظر ڈالتا ہوں اور ان سیاہ دھبوں پر غور کرتا ہوں جنہیں خدا نے معاف کر دیا ہے لیکن جنہیں میں کبھی معاف نہیں کر سکتا، تو یہ سوال اٹھتا ہے، 'کیا یہ واقعی مٹا دیا گیا ہے؟' ہمیں معلوم ہے کہ مسیح کے خون سے دھل کر ہم برف سے زیادہ سفید ہیں، لیکن ہماری ایمان ہر وقت اس معافی کا شعور نہیں کر پاتا، جبکہ ہمارا دل اور ضمیر گناہ کی شدت پر غور کرتے ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ ہمیں ایک ہی وقت میں گناہ کی ہولناکی اور گناہ کے کفارے کی پاکیزگی کو قبول کرنا چاہیے۔ یہ جاننا چاہیے کہ ہم گناہگار ہیں، کمزور ہیں، کھو چکے ہیں، اور برباد ہیں، لیکن اس بات پر یقین کرنا چاہیے کہ مسیح نہ صرف انتہائی حد تک نجات دینے کے قابل ہے بلکہ اس نے ہمیں نجات دی ہے۔ اپنے جرائم کا اعتراف کرتے ہوئے ہمیں بغیر کسی سوال کے اس کے مبارک بازوؤں میں خود کو ڈال دینا چاہیے۔

اگر آج رات اس عبادت گاہ میں کوئی ایسا مسیحی آیا ہے جو اپنی کمزوری اور شرمندگی کے باعث، گناہ میں گر چکا ہو، تو میرے عزیز دوست، اگر آپ کا گناہ شدید ہے، سیاہ اور ناقابل معافی محسوس ہوتا ہے، تو میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ مایوسی کا شکار نہ ہوں۔ پچھتاوے کے غم میں، رحمت کے تخت سے دور نہ جائیں۔ شک نہ کریں کہ خدا اب بھی آپ کو معاف کرنے کے لیے تیار ہے۔ شیطان کو یہ نہ ماننے دیں کہ آپ نے ایسا گناہ کیا ہے جو معافی کے قابل نہیں۔ بلکہ مسیح کی صلیب کے پاس آئیں۔ یسوع کا خون حقیقی تھا اور یہ واقعی بہایا گیا تھا تاکہ حقیقی گناہ کو دھویا جا سکے، نہ کہ گناہ کی کوئی خیالی صورت، بلکہ وہ گناہ جو آپ نے کیا ہے۔ آپ کا وہی گناہ، آپ کا خاص گناہ، وہ گناہ جو آپ کے لیے باعث شرمندگی ہے، وہ گناہ جس کے بارے میں سوچ کر آپ اپنا سر جھکا لیتے ہیں اور شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ "جان لیں کہ آپ کا گناہ معاف کیا جا سکتا ہے۔"

یہ ترجمہ آپ کی بات چیت کی روانی اور اصل عبارت کے مفہوم کو قائم رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔ مزید مدد کی ضرورت ہو تو بلا جھجک پوچھیں۔

Here is the Urdu translation of the provided text:

اب یہ پہلے سے زیادہ واضح طور پر چمکتا ہے۔ گناہ معاف کیا جا سکتا ہے۔ خداوند خدا رحیم" اور فضل کرنے والا ہے۔ آسمانی دعوت کو سنو، 'آؤ، ہم مل کر بحث کریں؛ اگرچہ تمہارے گناہ سرخ ہوں، وہ اون کی مانند سفید ہو جائیں گے؛ اگر وہ کرمزی کی مانند سرخ ہوں، تو وہ برف سے زیادہ سفید ہو جائیں گے۔' آسمان سے یہوواہ کی آواز کو سنو، 'میں، یہاں تک کہ میں ہی، تمہاری بدکاریوں کو اپنے نام کی خاطر مٹاتا ہوں: میں تمہارے گناہوں کو یاد نہیں رکھوں گا۔' کامل معافی کے اس بے مثال اعلان کے ساتھ ہم اس نکتے کو چھوڑتے ہیں۔ تاہم، ہم یہ امید کرتے ہیں کہ آپ اسے اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک آپ اس کی قدر و قیمت اور اس کی طاقت کا تجربہ نہ کر لیں۔ اب مشاہدہ کریں کہ معافی ثابت ہونے کے بعد

دوسری بات: برکت کا لطف لیا جا سکتا ہے۔

گناہ کے احساس سے اتنا غم پیدا ہوتا ہے کہ کسی پشیمان کو یہ سمجھنا آسان نہیں ہوتا کہ خوشی اس کی پہنچ میں ہو سکتی ہے، یا کسی مجرم کو یہ تصور کرنا کہ مسرت اس کی معمول کی حالت بن سکتی ہے۔ میں نے اکثر کسی کو یہ کہتے سنا ہے، 'اگر خدا مجھے معاف کر دے تو بھی، میں نہیں سمجھتا کہ میں خوش رہ سکتا ہوں، کیونکہ میرے گناہ اتنے زیادہ ہیں کہ، اگرچہ انہیں ختم کر دیا جائے، ان کی یاد مجھے سناتی رہے گی، رسوائی مجھے پریشان کرے گی—میرا اپنا ضمیر مجھے الجھا دے گا، اور میں کبھی برکت والوں کے ساتھ شامل نہ ہو سکوں گا۔' کیا یہی بات وہ شریر بیٹا نہیں کہہ رہا تھا، 'میں آپ کا بیٹا کہلانے کے لائق نہیں ہوں؛ مجھے اپنے مزدوروں میں سے ایک کے برابر کر دو؟' وہ اپنے باپ کے بارے میں اتنا اچھا نہیں سوچ سکتا تھا کہ یہ یقین کرے کہ وہ اسے دوبارہ اپنی اولاد کی حیثیت سے اپنی محبت میں لے لے گا، اسی لیے وہ خدمت کے بوجھ کو قبول کرنے اور اپنے باپ کے مزدوروں میں شامل ہونے پر راضی تھا۔ نہ کہ وہ جو گھر میں پیدا ہوئے، حالانکہ یہودیوں میں ایسے خادم عام تھے، بلکہ ایک مزدور، جو سب سے کم درجے کے خادم کے ساتھ بھی خوش رہنے کے لیے تیار ہو، تاکہ وہ صرف اپنے باپ کے گھر میں رہ سکے۔

میں جانتا ہوں کہ یہ اکثر عاجز روحوں کا احساس ہوتا ہے، لیکن متن کو دیکھو اور وہ برکت والا سچ دیکھو جو یہ سکھاتا ہے۔ میرے عزیز دوستو، نہ صرف آپ کے گناہوں کی معافی ممکن ہے بلکہ آپ اپنے گناہوں کے باوجود زمین پر برکت کا لطف بھی لے سکتے ہیں۔ اوہ! ان آنسوؤں کے پار دیکھو! انہیں سب پونچھا جا سکتا ہے یا اگر وہ ساری زندگی جاری رہیں، تو بھی اگر وہ نجات دہندہ کے قدموں پر گریں، جنہیں آپ خوشی سے اپنے آنسوؤں سے دھونا چاہتے ہیں اور اپنے بالوں سے پونچھنا چاہتے ہیں، تو آپ ان آنسوؤں کو قیمتی بوندیں پائیں گے۔ اگرچہ انجیلی توبہ کو ایک لحاظ سے کڑی جڑی بوٹیوں سے تشبیہ دی جا سکتی ہے، جنہیں غم میں کھانا پڑتا ہے، لیکن ایک اور لحاظ سے کوئی نعمت توبہ جتنی میٹھی نہیں۔

آسمان میں، یہ سچ ہے، وہ توبہ نہیں کرتے، لیکن یہاں زمین پر یہ مقدسوں کے لیے بہت مناسب ہے۔ یہاں نیچے یہ کتنا میٹھا ہے کہ اپنے دل کو گناہوں کے غم میں بہا دینا، مسیح کی صلیب کے قدموں پر، یہ کہتے ہوئے، 'اپنے آنسوؤں سے، میں اس کے قدم دھوتا ہوں۔' اور اگرچہ ہم جنت کے ان خوش نصیب ساحلوں پر پہنچنے کے بعد اس سے فارغ ہو جائیں گے، لیکن تب تک، توبہ ہماری زندگیوں کا مشغلہ رہے گی۔

لیکن، پیارے دوستو، آپ فرض کر سکتے ہیں کہ چونکہ سچی توبہ ہمیشہ دل کی گہری جانچ پڑتال کی طرف لے جاتی ہے، یہ برکت نہیں ہو سکتی—لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں، توبہ ایک میٹھی نعمت ہے۔ آپ کو یاد ہے کہ وہ شریر بیٹا اپنے بہترین آنسو اپنے باپ کے سینے میں بہا رہا تھا، جب اس نے اپنا چہرہ، گویا، اپنے باپ کے دل کے قریب رکھا اور روتے ہوئے کہا، 'ابا، میں نے گناہ کیا!' اوہ! خدا کے سینے میں توبہ کے لیے کیا مقام ہے، اس کی محبت کے دل میں پھیلنے کے ساتھ، جو آپ کو پشیمان کرتی ہے اور یہ کہنے پر آمادہ کرتی ہے، 'میں نے اتنے اچھے خدا کے خلاف کیسے گناہ کیا؟ میں کیسے اتنے فضل سے بھرے ایک کے دشمن ہو سکتا تھا؟ میں نے ان کی بیہودہ محبت کا انتخاب کیوں کیا، جب اتنی خالص، سچی، اور مستقل محبت میرا انتظار کر رہی تھی؟' اوہ! یہ ایک مقدس غم ہے جو صاف زندگی کی طرف لے جاتا ہے اور میں آپ سے کہتا ہوں کہ، آپ کی توبہ کتنی ہی گہری کیوں نہ ہو، یہ آپ کے برکت یافتہ ہونے کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گی بلکہ آپ کے تجربے کی برکت میں معاون ہوگی۔

کیا تمہارے گناہوں کی یاد تمہیں پریشان کرتی ہے اور کیا تمہیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ تم ہمیشہ سر جھکائے رہو گے جیسے وہ شخص جس کی معافی اسے صاف نہیں کر سکتی؟ ایسا نہیں تھا جیسے رسول پولس نے اپنے بہت سے گناہوں پر غور کیا۔ اگرچہ اس نے اپنے دل کی بدی پر افسوس کیا اور جو برائی اس نے کی اس پر شرمندہ تھا، پھر بھی اس کی عاجزی جب وہ تبدیل ہوا تو شکر گزار بن گئی، جس نے اس کی روح کو سب سے زیادہ جاندار ابھار کے ساتھ خوش کیا۔ جب اس نے کہا کہ وہ گناہ گاروں کا سب سے بڑا تھا، ساتھ ہی اس نے کہا، 'یہ ایک سچ ہے جس کی پوری دنیا کو تسلیم کرنی چاہیے، کہ مسیح یسوع گناہ گاروں کو بچانے کے لیے دنیا میں آیا۔' اپنی کمزوریوں کا ادراک رکھتے ہوئے، اس نے کہا، 'کتنا بدبخت ہوں میں، کون مجھے اس موت کے جسم سے نجات دلائے گا؟' پھر بھی، اپنی مکمل نجات پر اعتماد کرتے ہوئے، اس نے کہا، 'میں خدا کا شکر گزار ہوں، ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ذریعے۔' "اس کے علاوہ، اس نے اپنے تمام الزام لگانے والوں کو چیلنج کرتے ہوئے کہا